ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۰۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۱ | ۳ ماہ فتح ۱۳۲۲ ہش | ۴ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ | ۳ دسمبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۸۴

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شدید علالت

خاص طور پر دعائیں کی جائیں

قادیان ۲ دسمبر (سوا نو بجے صبح) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت گذشتہ ۲۴ گھنٹہ میں بدستور خراب رہی۔ باوجودیکہ درد کی شدت میں کمی ہو چکی تھی لیکن بیماری کے دیگر عوارض تکلیف دہ رہے۔ مثلاً متلی کی شکایات پیٹ کا نفخ۔ قبض۔ جگر کے مقام پر درد۔ غذا سے بے رغبتی بے چینی اور گھبراہٹ۔ علاوہ ازیں کل شام کے وقت ایک سو ایک درجہ سے کچھ اوپر بخار بھی ہو گیا۔ یہ حالت رات کے اڑھائی بجے تک رہی۔ اس کے بعد ۳ گھنٹہ تک نیند آ گئی۔ آج صبح درد اور متلی میں کمی ہے۔ ابھی ٹمپریچر نہیں لیا جا سکا۔ بحیثیت مجموعی بیماری میں خدا کے فضل سے کچھ کمی معلوم ہوتی ہے۔ احباب جماعت کامل صحت کیلئے دعاؤں میں مصروف رہیں۔ خاکسار حشمت اللہ

روزنامہ الفضل قادیان — ۴ ذوالحجہ ۱۳۶۲ھ

جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت

وہ مبارک ایام جن کے لئے ہر ایک مخلص احمدی سارا سال منتظر رہتا ہے اور وہ مبارک تقریب جس میں معہ اہل وعیال اعزہ واقارب شامل ہونے کے ارمان اسے بے قرار رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریب آ گئے ہیں۔ یعنی وہ جلسہ سالانہ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت روحانی پیاسوں کو سیراب کرنے اور گم گشتگان راہ ہدایت کو روشنی دکھانے کے لئے قائم فرمایا عنقریب منعقد ہونے والا ہے۔ اور اس مقدس بستی میں منعقد ہونے والا ہے جس کا نام خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کشفی طور پر قرآن کریم میں دکھایا۔ یہ وہ مقدس مقام ہے۔ جو بالفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "خدا تعالیٰ کی نظر میں دار الامان ہے۔" اس وقت ساری دنیا میں جو موت سی لگ رہی ہے۔ اور تمام عالم میں ہلاکت اور تباہی کا جو سیلاب آیا ہوا ہے۔ اسکے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ایسے ہولناک اور خوفناک ایام میں قادیان دار الامان ہی ایک ایسا مقام ہے۔ جو حقیقی معنوں میں دار الامان ہے۔ کیونکہ اسے خدائے قادر نے دار الامان قرار دیا۔ اور موجودہ زمانہ میں اسی مقام سے حقیقی امن اور سلامتی کی راہ دکھانے والا سورج طلوع کیا۔ پھر یہی وہ مقام ہے جہاں سے "دین کے زندہ کرنے کیلئے" الٰہی تعلیم کا چشمہ پھوٹا۔ ایسے بابرکت مقدس اور عزت ورفعت والے مقام کی زیارت کرنا اور اس میں جاری ہونے والے فیوض سے فائدہ اٹھانا ہر احمدی کا فرض ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے کی تاکید جن الفاظ میں فرمائی ہے۔ وہ یہ ہیں۔

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے۔ ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں۔ جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لائیں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنےٰ ادنےٰ حرجوں کی پروا نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر ایک قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے۔ کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آ ملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

اس اقتباس کا ایک ایک لفظ جلسہ سالانہ کی اہمیت اور اس کے برکات واضح کر رہا ہے۔ اور ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ سوائے کسی اشد مجبوری کے اس تقریب میں ضرور شریک ہو۔ اپنی جماعت کے احباب کو یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے کی دعوت ہے۔ اور آپ کی شان میں خدا تعالیٰ کا یہ ارشاد موجود ہے۔ کہ من جاءک جاءنی (تذکرہ صفحہ ۵۹۳) کہ جو شخص تیرے پاس آئے گا۔ وہ گویا میرے پاس آئے گا۔ پس اس مبارک دعوت کی قدر وقیمت کو سمجھتے ہوئے بصد فخر ومباہات اسے قبول کرنا چاہیئے۔ اور ابھی سے جلسہ میں شمولیت کی تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

اس مبارک تقریب میں کسی معمولی عذر اور مجبوری کی وجہ سے شمولیت کے لئے قادیان نہ آنا نہ صرف بیشمار روحانی برکات سے محرومی کا باعث ہے بلکہ ایسا نقصان اور خطر بھی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو قادیان آنے کی تحریک کرتے ہوئے تحریر فرمایا

"لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں۔ مگر اس جگہ نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے۔ اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۵۲)

پھر فرماتے ہیں:-

"جلسہ میں ضرور تشریف لائیں انشاء اللہ العزیز آپ کے لئے بہت مفید ہوگا۔ اور جو للہ سفر کیا جاتا ہے۔ وہ عند اللہ ایک قسم عبادت کے ہوتا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۵۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کا مخاطب ہر مخلص احمدی ہے۔ اور جس جس تک یہ الفاظ پہنچیں اس کا فرض ہے۔ کہ ان پر لبیک کہے۔ اور ہزار مشکلات اور ہزار روکاوٹوں کو بھی دور کرتا ہوا جلسہ سالانہ میں شامل ہو۔ لوگ دنیا میں اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کی دعوتوں پر کی خوشی ومسرت کی تقاریب میں شامل ہوتے ہیں اس موقعہ پر وہ سردی گرمی کی پروا نہیں کرتے سفر کی تکالیف بخوشی برداشت کرتے ہیں اور اخراجات دل کھول کر کرتے ہیں۔ اپنے پاس نہ ہو۔ تو قرض بھی اٹھا لیتے ہیں۔ مگر یہ گوارا نہیں کرتے۔ کہ اپنے دوست یا عزیز کی دعوت قبول نہ کریں۔ روزمرہ کے ان حالات کو پیش نظر رکھ کر غور فرمایئے۔ دعوت دینے والی وہ مقدس ہستی ہے جسے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں سب سے بڑھ کر اپنا قرب عطا کیا۔ جسے دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور جس نے برکات اور انوار الٰہی کے خزانے کھول دئے۔ پھر دعوت ان لوگوں کو دی جا رہی ہے۔ جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا آپ کے ہاتھ پر عہد کیا۔ اور بار بار اسے ...

ایڈیٹر غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ر دسمبر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مفصل اطلاع صفحہ اول پر درج ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی بعارضہ بخار اور شدید سر درد علیل ہیں۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ بدستور بیمار ہیں۔ انتڑیوں میں ورم اور درد کے علاوہ ۱۰۳ درجہ بخار اور سخت بے چینی بھی ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب چند یوم کی رخصت پر قادیان سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ انکی جگہ خانصاحب منشی برکت علی صاحب فرائض ناظر بیت المال سرانجام دینگے ——— جو مبلغین دہلی کے جلسہ پر گئے تھے واپس آ گئے ہیں۔ ——— ۳۰ر نومبر بعد نماز عصر ڈاکٹر رحیم بخش صاحب محلہ دارالرحمت کی لڑکی کا رخصتانہ ہوا۔ جس میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا گیا۔ ناشتہ کے بعد دعا کی گئی۔

دردِ دل سے دعا کرنے کی درخواست

سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ارشاد فرماتی ہیں:۔

میری لڑکی عزیزہ منصورہ بیگم (بیگم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب) لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ روز بروز صحت گرتی ہی چلی جا رہی ہے۔ اس وقت تک کوئی علاج اثر پذیر نہیں ہو رہا۔ میری تمام احباب جماعت اور خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ میری بیٹی کی صحت کے لئے دردِ دل سے باقاعدہ دعا فرمائیں۔ کہ شافیٔ مطلق خدا اپنی قدرت سے اس کو شفا بخشے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کی جماعت کے غیر معمولی اضافے

اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال سے جو احباب خدا کے لئے اپنا مال اپنے امام کے حضور پیش کر چکے۔ اور ان کی سال دہم کی قربانی نمایاں اور خصوصیت اپنے اندر رکھتی ہے۔ ان کے نام اس لئے شائع کئے جا رہے ہیں۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے ابھی وعدے نہیں کئے۔ اور ان تک حضور کی آواز پہونچ رہی ہے۔ وہ بھی ایسی ہی خصوصیت سے وعدے کریں۔ جو غیر معمولی ہو۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ممبروں کے وعدے ہم سب کے لئے خاص نمونہ ہیں۔ چنانچہ جماعت قادیان کے خصوصی وعدے ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔

(۱) حضرت میاں بشیر احمد صاحب آپ اپنی طرف سے ۵۰۰ روپیہ تو حضور کے پیش کر چکے تھے۔ مگر اب مزید ۱۱۰ روپے کی رقم صاحبزادی امۃ المجید اور صاحبزادی امۃ اللطیف کی طرف سے وعدہ فرماتے ہیں۔ گویا آپ کی طرف سے اس سال میں دوگنا سے بھی زیادہ ہو گیا۔ (۲) صاحبزادہ میاں منیر احمد صاحب آپ نے سال نہم اپنی طرف سے ۱۲۱ اور اپنی بیگم صاحبہ کی طرف سے ۱۹۱ روپے ادا فرمائے تھے۔ مگر سال دہم کے لئے اپنی طرف سے ۳۰۱۔ بیگم صاحبہ طاہرہ صدیقہ بیگم کی طرف سے ۲۰۱ کل ۵۰۲ روپے ادا فرمائینگے جو گذشتہ سال سے قریباً تین گنا ہے۔ اور یہ رقم انشاء اللہ تعالیٰ جلد تر ادا فرمائینگے۔ (۳) صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب سال نہم اپنا سو بیگم صاحبہ کا ۵۵۔ میاں مجیب احمد صاحب کا ۵ روپے ادا فرمائے۔ مگر سال دہم کے لئے حضور کے مطالبہ کے پیش نظر اپنا ۳۰۰۔ بیگم صاحبہ کا ۱۸۰ میاں مجیب احمد صاحب کا ۲۰ کل ۵۰۰ جو گذشتہ سال کے وعدے سے تین گنا سے زیادہ ہے۔ (۴) شیخ حبیب اللہ صاحب ایران والے۔ آپ گذشتہ ایام میں بیمار ہو گئے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفا بخشی۔ بیماری کی حالت میں آپ کے بیان نے کہا کہ نو سال تو ادا ہو گئے ہیں۔ خدا جانے کیا ہو۔ اس لئے دسویں سال کا بھی چندہ ابھی دے دینا چاہیئے۔ چنانچہ آپ نے ۳۰۵ جو سال نہم سے سوایا سے زیادہ تھا نقد داخل کر دیا۔ اب جب آپ نے حضور کا خطبہ سال دہم سنا۔ تو اس میں ۳۰۶ کا اور اضافہ کرتے ہیں۔ گویا سال دہم میں ۶۵۶ روپے ہو گئے۔ جو ان کے سال نہم سے اڑھائی گنا ہیں۔ (۵) ماسٹر محمد الدین صاحب انور بی۔ اے آپ نے سال نہم میں اپنے اور اپنی والدہ صاحبہ کے ۵۰ دیئے تھے۔ اب آپ ۱۷۲ روپے کا وعدہ فرماتے ہیں۔ اور اس میں اپنے دو بھائیوں اور دو بہنوں کو شامل کرتے ہیں۔ یہ رقم ان کے گذشتہ سال کے وعدے سے ۳½ گنا ہے۔ (۶) منشی عبد العزیز صاحب سابق پٹواری آپ نے سال نہم کے لئے دو صد روپیہ دیا۔ پھر ۲۹۲ روپیہ اپنا ہر سال پہلے سال سے اضافہ کرنے کے لئے دیا۔ اب حضور کے خطبہ سننے کے بعد ۳۲۰ کی رقم نقد داخل فرمائی۔ آپ اب تک ہمیشہ اپنی رقم شروع تحریک میں ہی دیتے آ رہے ہیں۔ یہ رقم ان کے ڈیوڑھے سے بھی زیادہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو اور ان کو جو غیر معمولی اضافہ کر رہے ہیں جزائے خیر دے۔ قادیان کی جماعت کے ایسے نمایاں اور غیر معمولی اضافے اور بھی ہیں۔ جو پھر انشاء اللہ دیئے جائیں گے۔ جماعتیں اور افراد کو جماعت قادیان کی تقلید کرنی چاہئیے۔

افتاء کمیٹی کا تقرر

نظارت تعلیم و تربیت کی تجویز پر کہ بعض مسائل شرعیہ میں مفتی سلسلہ اور علمائے سلسلہ کی رائے میں اختلاف ہے۔ اس لئے ایک افتاء کمیٹی مقرر کر دی جائے۔ جس کے کم از کم تین ممبر ہوں۔ تاکہ مختلف فیہ مسائل میں بعد غور و خوض فیصلہ ہو کر ان کا اجراء ہوا کرے۔ سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذیل کے ممبران کی منظوری عطا فرمائی ہے جسے بغرض اطلاع عام شائع کیا جاتا ہے۔ ممبران کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

(۱) حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب (۲) حضرت میر محمد اسحٰق صاحب (۳) مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری

(ناظر تعلیم و تربیت)

ایک ضروری قابلِ دریافت امر

تمام وہ احمدی احباب جو کسی انڈین یونیورسٹی کے ایم۔ اے یا ایم۔ ایس۔ سی یا اس سے بالا ڈگری رکھتے ہیں۔ مہربانی فرما کر اپنے نام اور پتہ اور اس مضمون سے جس میں انہوں نے ڈگری حاصل کی ہوئی ہے۔ بہت جلد مجھے مطلع فرمائیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

ہفتہ تعلیم و تلقین ——— ۴ر تا ۱۰ر فتح

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت تمام جماعتوں میں ۴ تا ۱۰ر فتح ہفتہ تعلیم و تلقین منایا جا رہا ہے۔ حسب ذیل پروگرام ان ایام میں تقاریر کا ہوگا۔ ۴ر فتح بروز ہفتہ۔ غیر احمدیوں کی اقتداء میں نماز پڑھنی منع ہے۔ اس تقریر میں اپنے دلائل بیان کئے جائیں۔ ۵ر فتح بروز اتوار۔ اقتداء نماز غیر احمدیان کے عقیدہ پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان کا رد بیان کیا جائے۔ ۶ر فتح بروز پیر۔ غیر احمدیوں سے رشتہ ناطہ منع ہے۔ اپنے دلائل پیش کئے جائیں۔ ۷ر فتح بروز منگل۔ رشتہ ناطہ غیر احمدیان کے متعلق احمدی مسلک پر اعتراضات کے جوابات دیئے جائیں۔ ۸ر فتح بروز بدھ۔ غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنا منع ہے کیونکہ سلسلہ سے اس کے ثبوت میں دلائل پیش کئے جائیں۔ ۹ر فتح بروز جمعرات۔ جنازہ غیر احمدیاں کے عقیدہ پر اعتراضات کا رد بیان کیا جائے۔ ۱۰ر فتح بروز جمعۃ المبارک۔ ہر سہ مسائل کے دلائل کا مجموعی اعادہ۔ مقررین حضرات امر کو ملحوظ رکھیں۔ کہ (۱) تقاریر عام فہم اور آسان پیرایہ میں ہوں۔ (۲) جس طرح استاد طلبا کو سمجھاتا ہے مسائل احباب کے ذہن نشین کرائے جائیں۔ (۳) ضروری حوالجات نوٹ کرائے جائیں۔ (۴) غیر مبایعین و غیر احمدیاں کے اعتراضات کا رد بظاہر متضاد نظر آنے والے حوالہ جات کی تشریح بیان کی جائے۔ (۵) نقل بحث کے

ہفتہ تعلیم و تلقین کی تقاریر میں انصار و خدام کا شامل ہونا ضروری ہے

(۴ تا ۱۰ر فتح)

سکھوں کے بے بنیاد اور لغو اعتراضات کے جواب

قادیان میں سکھوں کے جلسہ کے جواب میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

جماعت احمدیہ کی مخالفت

گیانی واحد حسین صاحب نے پروفیسر گنگا سنگھ صاحب کے اعتراضات کے جوابات دیتے ہوئے کہا کہ پروفیسر صاحب نے اپنی تقریر کے دوران میں یہ بات بھی بیان کی ہے۔ کہ احمدیوں سے کوئی بھی خوش نہیں۔ مسلمان بھی ان سے ناراض ہیں۔ اور عیسائی ہندو اور سکھ بھی۔ یہ عجیب لوگ ہیں ساری دنیا ان کی مخالف ہے۔ گیانی صاحب نے فرمایا اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے سب لوگ مخالف ہیں۔ مگر یہ مخالفت سنت اللہ کے مطابق ہے۔ ہر زمانہ میں خدا کی طرف بلانے والوں کی جس طرح مخالفت ہوتی چلی آئی ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کی مخالفت ہونی بھی ضروری تھی۔ گرنتھ صاحب میں لکھا ہے۔ کہ جب ہم نے ایک خدا کو مانا۔ تو لوگوں کو اس سے دکھ ہوا۔ پس نیکوں کی ہمیشہ مخالفت ہوتی ہے۔ خود گورو بابا نانک کی مخالفت ہوئی۔ اور دیگر بزرگوں کو زمانہ نے برا بھلا کہا۔ اور دکھ دیئے گئے۔

پھر آپ نے بتایا کہ گورو نانک صاحب نے اپنے بعد ایک گورو کے آنے کی پیشگوئی کی تھی اور بتایا تھا۔ کہ وہ پرگنہ بٹالہ میں آئے گا۔ اور زمیندار خاندان سے ہوگا۔ وہ مسلمان ہوگا اور کتابیں تصنیف کرے گا۔ اور سب لوگ اس کی مخالفت کریں گے۔ پس اس پیشگوئی کے مطابق بھی جماعت احمدیہ کی مخالفت ہونی ضروری تھی۔ یہ مخالفت تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کی صداقت کی دلیل ہے۔ گیانی صاحب نے یہ پیشگوئی جنم ساکھی بھائی بالا کی اصل عبارتیں پڑھ کر بڑی وضاحت سے بیان کی۔ نیز آپ نے پروفیسر صاحب کو الزامی جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ احمدیوں کی مخالفت تو ان کے نزدیک قابل اعتراض ہے۔ مگر کیا انہوں نے کبھی سوچا ہے۔ کہ اکالیوں کی مخالفت بھی کچھ کم نہیں ہے۔ ہندو اخبارات اور دیگر سکھ پارٹیوں کے اخبارات کی فائلیں اس کی گواہ ہیں۔ اور پروفیسر صاحب پر تو سکھوں کی طرف سے کفر کا فتوے بھی لگ چکا ہے۔

وخت نہ پائیو قادیاں

پروفیسر صاحب کا ایک اعتراض یہ تھا۔ کہ مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے سابق مہر سنگھ نے جپ جی صاحب سے "وخت نہ پائیو قادیاں" کی پیشگوئی غلط طور پر لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے پیش کی ہے۔ گیانی صاحب نے اس کے جواب میں کہا۔ کہ اس کا جواب تو خود ماسٹر صاحب ہی دیں گے۔ لیکن میں پروفیسر صاحب سے پوچھتا ہوں۔ کہ ان کے رسالہ امرت میں جس کے وہ چیف ایڈیٹر تھے۔ یہ کیسے شائع کیا گیا۔ کہ کشمیر کے کسی پیر نے حضرت بابا نانک رحؒ کی نسبت پیشگوئی کی تھی۔ کہ سہ

بود نانک عارفِ مردِ خدا
رازہائے معرفت زراہ کشا
لیکن ایں مردِ خدا اہلِ شفا
کرد قوم کردہائے زار ہا

(رسالہ امرت ماہ نومبر ۱۹۳۷ء)

حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ اشعار ہیں جو حضور کی کتاب ست بچن میں درج ہیں۔ ان کو پیشگوئی قرار دینا صریح طور پر غلط بیانی ہے۔ اور طرفہ یہ ہے۔ کہ جب میں نے اخبار "الفضل" میں ان کو اس غلطی کی طرف توجہ دلائی۔ تو بڑی دیدہ دلیری اور جسارت سے دوسرے سال جب گورو نانک کے جنم دن کی تقریب پر اپنے رسالہ "امرت" کا خاص نمبر نکالا۔ تو اس میں پھر ان اشعار کو نقل کرکے لکھ گیا۔ کہ یہ ایک کشمیری پنڈت کی پیشگوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ علمی دنیا میں بہت کم لوگ ایسی جسارت کر سکتے ہیں۔ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نے جو پیش کیا ہے۔ اس کے صحیح اور غلط ہونے پر تو کسی حد تک بحث بھی ہو سکتی ہے۔ مگر پروفیسر صاحب کے پاس اپنی مذکورہ بالا کارروائی کا کیا جواب ہے۔ اسے تو سوائے دھوکہ دہی کے اور کوئی نام نہیں دیا جا سکتا۔

کیا یہ سنگدلی ہے؟

پروفیسر صاحب نے جماعت احمدیہ کی برائیوں میں سے ایک برائی یہ گنائی تھی۔ کہ یہ بڑی سنگدل جماعت ہے۔ کیونکہ یہ گورو گوبند سنگھ صاحب کے بچوں کے دیوار میں زندہ چنائے جانے سے انکار کرتے ہیں۔ گیانی صاحب نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ میں نے اس مسئلہ پر اپنی تاریخی ریسرچ پیش کی ہے۔ اور اسے ایک رسالہ میں چھاپ کر شائع کر دیا ہے۔ یہ کوئی خدائی وحی نہیں۔ اگر کوئی سکھ دوست میری تحقیق کو غلط ثابت کر دے گا۔ تو میں اسے واپس لے لوں گا۔ اور اپنی غلطی کا اقرار کر لوں گا۔ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔ جس پر جماعت احمدیہ کے کسی مذہبی عقیدہ کی بناء ہو۔ اور جسے تبدیل نہ کیا جا سکے۔ مگر میرے سکھ دوست میری تحقیق کی علمی طور پر تغلیط کرنے کی بجائے اسے ٹالنے کی کوشش کر رہے ہیں پروفیسر صاحب نے اپنے رسالہ "امرت" میں میرے رسالہ کا جواب دینے کی کوشش کی۔ مگر صرف پہلی قسط ہی لکھ کر آگے اس سلسلہ کو بند کر دیا۔ اور پہلی قسط میں صرف مجھے اور جماعت احمدیہ کو گالیاں ہی دیں۔ اصل موضوع پر کچھ بھی نہ لکھا تھا۔ اب یہ کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ آپ اصل مسئلہ پر تو روشنی نہیں ڈالتے۔ صرف جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کرتے ہیں۔ اور سکھوں میں یہ مشہور کرتے پھرتے ہیں۔ کہ احمدیہ جماعت بڑی سنگدل ہے۔ یہ گورو صاحب کے بچوں کی شہادت سے انکار کر رہی ہے۔ یہ صریح طور پر اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ان کے پاس میرے پیش کردہ دلائل کا کوئی معقول جواب نہیں۔ اس لئے وہ محض اشتعال انگیزی سے کام لے کر اصل مسئلہ کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں گیانی صاحب نے بتایا۔ کہ میں نے اس موضوع پر جس رنگ میں اپنی تحقیق پیش کی ہے اسی طرح کئی مسائل میں بعض سکھ مورخین نے سکھوں کے مشہور اور مسلمہ مسائل کے خلاف اپنی اپنی تحقیق پیش کی ہے۔ مگر کوئی سکھ ان کو برا نہیں کہتا۔ پھر مجھے کوسنے کی کیا وجہ ہے۔ علاوہ بریں مسلمانوں کے خلاف ایک الزام ہے۔ کہ انہوں نے گورو گوبند سنگھ صاحب کے نابالغ بچوں کو زبردستی مسلمان بنانا چاہا۔ اور جب وہ مسلمان نہ ہوئے تو بڑی سنگدلی اور بے رحمی سے دیوار میں زندہ چنوا دیا۔ اب اگر سکھ تواریخ کے معتبر حوالجات سے یہ الزام غلط ثابت ہو جائے۔ تو کیا اس غلطی کا اظہار سنگدلی ہے؟ یہ صرف پروفیسر گنگا سنگھ صاحب جیسے فاضل ہی کا کام ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ڈلینس کا نام سنگدلی رکھ رہے ہیں۔ افسوس کا مقام ہے۔ کہ ہم تو مسلمانوں اور سکھوں میں جن غلط فہمیوں کی بناء پر دشمنی اور عداوت کے جذبات پرورش پاتے چلے آئے ہیں۔ انہیں دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر پروفیسر صاحب کی قماش کے لوگ ان کانٹوں کو جو سکھ مسلم اتحاد کے راستہ میں حائل ہیں دور کرنے کی بجائے انہیں قائم رکھنا چاہتے ہیں۔

گیانی صاحب نے آخر میں گورو گوبند سنگھ صاحب کے بچوں کے قتل کے بارے میں اپنی تحقیق نہایت مؤثر پیرایہ میں بیان کی جس سے حاضرین بے حد محظوظ ہوئے۔ بالخصوص جب حضرت اورنگ زیب عالمگیر کی تعریف میں گورو گوبند سنگھ صاحب کا قصیدہ فارسی پڑھ کر سنایا۔ گیانی صاحب کی تقریر قریباً ۲½ گھنٹے بڑی کامیابی سے ہوئی۔ حاضرین کی تعداد تین ہزار کے قریب تھی۔ بعض سکھ دوست بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ ایک دو موقعوں پر انہوں نے بعض سوالات بھی کئے۔ جن کے معقول جواب گیانی صاحب نے دیئے :

قومی دیانت

اگر ہماری جماعت اپنی دیانت کا سکہ بٹھا دے اور اس لحاظ سے اپنی شہرت قائم کرے۔ تو اقتصادی مشکلات کا خود بخود حل ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں لوگ خود آ آ کر ان کو روپیہ دینگے۔ مسلمانوں میں جب تک دیانت قائم تھی۔ تجارت کا یہی اصول تھا۔ مگر یہ بات انفرادی دیانت سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ شہرت ہمیشہ قومی دیانت ہی کی بڑھتی ہے۔ اگر تم سچائی کا معیار بلند کر لو۔ تو اگر ایک شخص تم پر الزام لگانے والا ہو۔ تو سو اسکی تردید کے لئے کھڑا ہو جائیگا۔ اور کہیگا ہرگز نہیں احمدی جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ اخلاق لحاظ سے اصول صداقت پر جا رہیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب مولوی عطاء اللہ صاحب اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مولوی عطاء اللہ صاحب ساکن اجمیر ضلع ہوشیارپور جو مولوی علی محمد صاحب مولوی فاضل اجمیری کے والد محترم تھے۔ جگر کی خرابی کی وجہ سے تھوڑا عرصہ بیمار رہ کر ۱۶ نومبر کو اپنے حقیقی مالک سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت دیندار اور متقی تھے۔ اور سلسلہ کے کاموں میں بہت دلچسپی لیتے تھے۔ اپنے علاقہ کی احمدیہ جماعتوں کا گاہے گاہے دورہ کرتے رہتے اور مرکز میں ضروری اطلاعات بہم پہنچاتے آپ کی بے لوث خدمات کی وجہ سے نظارت تعلیم و تربیت نے مرحوم کو آنریری انسپکٹر تعلیم و تربیت کا عہدہ دے رکھا تھا۔ اور مرحوم اس وجہ سے پہلے سے بھی زیادہ مستعدی سے دینی خدمات سرانجام دیتے تھے۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے احمدی تھے۔ غالباً ۱۹۰۲ء میں آپ نے بیعت کی۔ بیعت کے بعد ان کی زندگی میں بہت بڑا انقلاب آیا۔ اور آپ نے اپنی زندگی میں نیک تبدیلیاں اختیار کیں۔ اس علاقہ میں مرحوم سب سے پہلے بیعت کرنے والوں میں سے تھے۔ آپ کی تبلیغ سے اجمیر اور بعض دوسرے دیہات میں احمدیت پھیلی۔ آپ کے بعد محترم غلام محی الدین خاں صاحب آف کاٹھگاں نے بیعت کی۔ اور ہر دو حضرات احمدیت کے لئے نیک نمونہ تھے۔ مگر اب دونوں ہماری نظروں سے اوجھل ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ اور درجات عالیہ عطا فرمائے۔

مرحوم کا نام نبی بخش تھا۔ دو تین سال ہوئے۔ خاکسار راقم ان کے علاقہ کی احمدیہ جماعتوں کے دورہ کے لئے گیا۔ انہوں نے دورہ میں میرا ساتھ دیا۔ اور کبھی کبھی توحید کا وعظ بھی فرمایا کرتے۔ ایک دن میں نے کہا۔ کہ آپ توحید کا وعظ تو فرماتے ہیں۔ کبھی اپنے نام پر بھی غور کیا۔ نبی بخش کے معنے ہیں نبی کی عطا اور بخشش۔ کیا اس میں شرک کی بُو تو نہیں پائی جاتی۔ مرحوم نے فرمایا۔ مجھے پہلے کبھی اس طرف توجہ نہیں ہوئی۔ اس کے متعلق کیا کرنا چاہیئے۔ میں نے کہا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور لکھا جائے۔ کہ مجھے اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اگر حضور کے نزدیک بھی شرک کا شائبہ پایا جاتا ہے۔ تو حضور نام تبدیل فرما دیں۔ کچھ عرصہ بعد مولوی صاحب مرحوم قادیان میں مجھے ملے۔ اور فرمایا میں نے حضرت صاحب کے حضور لکھا تھا۔ حضور نے نبی بخش کی بجائے عطاء اللہ نام تجویز فرما دیا ہے۔ تب سے مرحوم پسند کرتے تھے کہ عطاء اللہ کے نام سے پکارے جائیں۔ اور اس غرض کے لئے آپ نے الفضل میں اعلان بھی کرایا تھا۔

مرحوم مرکزی احکام کی تعمیل دل و جان سے کرتے اور کوشش کرتے۔ کہ احباب جماعت بھی نظام جماعت کے پورے طور پر تابع ہوں۔ مرحوم کی رپورٹیں لایخافون لومۃ لائم کے ماتحت ہوتی تھیں۔ پھر یہ بھی نہیں۔ کہ ایک دفعہ رپورٹ بھجوا دی۔ اور سمجھ لیا کہ اپنے فرض سے سبکدوش ہو گیا۔ بلکہ باقاعدہ پیروی کرتے تھے۔ اگر کوئی نظارت کارروائی نہ کرے۔ تو نظارت علیا اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ تک اس معاملہ کو پہنچاتے تھے۔ اور یہ سارے کام خالصاً لوجہ اللہ کرتے تھے۔

آپ کے اخلاص اور محبت سلسلہ اور بیحد دینداری کا اس سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور جو مرحوم خطوط لکھتے۔ ان پر حضور کے نہایت اعلیٰ درجہ کے ریمارکس ہوتے تھے۔ یہ ریمارکس نظارت تعلیم و تربیت اور نظارت امور عامہ کی مسلوں میں موجود ہیں۔ اور ان میں مرحوم کی بہت تعریف کی گئی ہے۔

مرحوم پنجگانہ نماز کے علاوہ باقاعدگی سے تہجد کی نماز ادا کرنیوالے اور اشراق سے نہ چوکنے والے۔ نہایت عابد زاہد تھے۔ نیز بنی نوع سے ہمدردی رکھنے والے۔ اور حق بات کہنے والے تھے۔ سلسلہ کے اصول کی خلاف ورزی پر اپنے رشتہ داروں کی بھی رپورٹ کرتے تھے۔ اور ان کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرتے تھے۔

مرحوم نہایت منصف مزاج تھے۔ اور جہاں غیروں کے حقوق کی حفاظت کرتے تھے۔ وہاں اپنے حق کو بھی قائم رکھتے تھے اور ضائع ہونے سے بچاتے۔ ایک مرتبہ میں مرحوم کے گاؤں اجمیر گیا۔ ایک شخص نے شکایت کی۔ کہ مولوی صاحب نیک تو بہت ہیں۔ مگر اپنے کھیت میں ایمہ کی زمین ملا رکھی ہے اور نکالتے نہیں۔ میں نے کہا کہ صرف آپ کو ہی شکایت ہے۔ یا گاؤں کے اور لوگوں کو بھی۔ کہا۔ سب لوگوں کو یہ شکایت اور اعتراض ہے۔ میں نے کہا۔ کہ آپ گاؤں کے لوگوں کا ایک اجتماع کریں۔ اور ایک شخص کو بات کرنے کے لئے منتخب کریں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ گاؤں کے لوگ مسجد کے قریب سایہ دار درختوں کے نیچے جمع ہو گئے۔ اور ایک شخص نے شکایت پیش کی۔ اور دوسرے لوگوں نے تائید کی۔ اس پر مرحوم کو جواب کے لئے کہا گیا۔ مرحوم نے سارا قصہ بیان کیا۔ کہ یہ شکایت پہلے بھی ہو چکی ہے اور سرکاری طور پر تحقیقات ہو کر ان لوگوں کے خلاف رپورٹ ہو چکی ہے۔ چنانچہ آپ نے صدر قانونگو اور نائب تحصیلدار کی رپورٹوں کی نقول پیش کیں۔ جس پر گاؤں کے لوگوں کو شرمسار ہونا پڑا۔ حقیقت یہ تھی۔ کہ مولوی صاحب مرحوم نے اپنے حق کو ضائع ہونے سے بچا رکھا تھا۔ اور جو لوگ معترض تھے۔ ان کے کھیتوں میں ایمہ کی زمین آئی تھی۔ اور وہ پسند نہ کرتے تھے۔ کہ ان کے قبضہ سے زمین نکلے۔ چونکہ صدر قانونگو اور نائب تحصیلدار کی رپورٹوں کے مقابلہ میں گاؤں والوں کے پاس بجز بے معنی اعتراضات کے کچھ نہ تھا۔ اس لئے میں نے انہیں سمجھایا۔ کہ آپ لوگوں کی اکثریت ہے۔ آپ کو چاہیئے۔ کہ ایک نیک انسان کی مخالفت کر کے اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔ غرض مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے ؎

اے خدا بر تربتِ او رحمتِ باراں ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

خاکسار:۔ قمر الدین مولوی فاضل

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۰۹۲ منکہ محمد الدین ولد میاں عمر دین صاحب مرحوم قوم وریاہ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ ناصر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ ۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ سوائے ایک مکان واقعہ محلہ ناصر آباد کے۔ جس میں ہم دو بھائی اور ایک بہن حصہ دار ہیں اس مکان کی قیمت اندازاً تین سو روپیہ ہے۔ اس وقت میری آمد ساٹھ روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست ادا کرتے جانے کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ نیز اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم اپنے حصہ جائداد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرا دوں۔ تو وہ رقم مجرا کر دی جائے گی۔ العبد محمد الدین بقلم خود

گواہ شد: عطاء الرحمن محرر نظارت بیت المال

گواہ شد: نور احمد کلرک بیت المال۔

۷۰۹۳ منکہ محمد عبد اللہ ولد چوہدری رحمت اللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن پھمبیاں حال دار السعۃ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد کوئی نہیں ہے۔ بلکہ سالانہ آمد یکصد بیس روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد: محمد عبد اللہ دار السعۃ قادیان

گواہ شد: چوہدری رحمت اللہ والد موصی

گواہ شد: علی محمد صحابی و موصی انسپکٹر وصایا قادیان

۷۰۹۴ منکہ شیخ منور حسین ولد شیخ فیروز الدین صاحب قوم ککےزئی قانونگو۔ پیشہ وکالت۔ عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن ڈنگہ حال منڈی بہاؤالدین ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۱۰/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرے والد صاحب بفضلہ تعالےٰ زندہ ہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد اوسطاً یکصد روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ شیخ منور حسین وکیل منڈی بہاؤالدین گواہ شد:۔ محمد احمد خان نعیم انسپکٹر بیت المال، گواہ شد:۔ شیخ فیروز الدین۔

۶۰۷۱ منکہ ضیاء الدین حمید حکیم ولد حکیم نظام الدین صاحب قوم بھینی وال جٹ پیشہ ملازمت عمر ۱۷ سال ۵ ماہ پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱۱-۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ نہ منقولہ نہ غیر منقولہ۔ میں اس وقت ملازم ہوں میری تنخواہ ماہوار سردست مبلغ ۶۵/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ تنخواہ کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہونگا۔ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ انجمن کو حق ہوگا کہ اس جائیداد کا واجب حصہ وصول کرے۔ ربی تقبل منی یا ارحم الراحمین

العبد:۔ ضیاء الدین حمید۔ گواہ شد:۔ حکیم نظام الدین والد موصی۔ گواہ شد:۔ محمد نذیر قریشی دارالرحمت۔

۶۰۷۷ منکہ عبدالحمید خان ولد مشتاق علی صاحب قوم ککے زئی پیشہ ٹھیکیداری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۰-۱۱-۳۳ ساکن ستکوہا ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷-۱۱-۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میرے پاس ۵۰۰۰/- روپیہ نقد ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور آئندہ تازیست اپنی ماہوار آمد یا سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان داخل کرتا رہونگا۔ اور اسکے علاوہ میرے باپ کی جائیداد جھگڑے میں ہے۔ میرے پاس وہ جائیداد نہیں ہے بلکہ دوسروں کے قبضہ میں رہن ہے۔ جب اس کا فیصلہ ہو جائے گا۔ تو جو جائیداد میرے باپ کی طرف سے میرے حصہ میں آئے گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد:۔ عبدالحمید خان ستکوہا۔ گواہ شد:۔ مستری متاب دین ستکوہا۔ گواہ شد:۔ غلام احمد ارشد انسپکٹر بیت المال۔

۶۰۷۸ منکہ عباس بن عبدالقادر ولد پروفیسر ابوالفتح محمد عبدالقادر صاحب قوم قریشی صدیقی پیشہ طالبعلم عمر ۲۳ سال دس ماہ پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ ہوس بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱-۱۰-۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد ۷۵/- روپے ہے۔ جو مجھے بصورت سکالرشپ پٹنہ یونیورسٹی سے مل رہی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ عباس بن عبدالقادر ریسرچ اسکالر پٹنہ یونیورسٹی پٹنہ۔ گواہ شد:۔ سید اختر احمد لیکچرار پٹنہ کالج پٹنہ۔ گواہ شد:۔ عقیل بن عبدالقادر طالبعلم میڈیکل کالج پٹنہ بہار۔

۶۰۹۸ منکہ نصراللہ خان ولد حیات محمد قوم کھوکھر راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن داتہ زیدکا ڈاکخانہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴-۱۱-۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ زمین موروثی موازی چھ بیگہ جس کی بوجہ موروثی ہونے کے موجودہ قیمت مبلغ ساڑھے چار صد روپیہ اندازاً ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں اسوقت مبلغ ۱۵/- روپیہ ماہوار مشاہرہ پر ملازم ہوں اسکے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اقرار کرتا ہوں کہ اس جائیداد یا ماہوار آمد میں کمی بیشی ہوئی۔ تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بعد وصیت کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔ نیز میری وفات کے بعد اگر کوئی میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد نصراللہ خان موصی داتہ زیدکا۔ گواہ شد۔ عبداللہ خان امیر جماعت احمدیہ

اعلان نکاح

اسرار احمد خان ولد بہادر خان قوم پٹھان ساکن موضع خان پور تحصیل وضلع شاہجہانپور کا نکاح زہرہ بیگم بنت نتھو خان ساکن موضع اودھے پور کٹنیا بالعوض مہر مبلغ تین صد روپیہ الطاف خان صاحب احمدی نے پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ بہادر خان احمدی

ضرورت زمین

شیخ عبدالغنی صاحب احمدی دو کنال زمین قادیان میں خریدنا چاہتے ہیں۔ ریلوے روڈ پر مل سکے۔ تو اس کو ترجیح دی جائے گی۔ خط وکتابت معرفت مفتی محمد صادق صاحب قادیان

تین نایاب علمی تحفے

تاریخ اندلس

ہسپانیہ میں مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت نے پہنچکر کسقدر شاندار فتوحات حاصل کیں۔ اور پھر یورپ میں علوم وفنون کے کیا کیا دریا بہائے اور آخر کار باہمی تشتت وافتراق کا شکار ہوکر کیونکر اس سلطنت کو کھو دیا۔ تاریخ اسلام کے اس دردناک باب کے حالات کے لئے "تاریخ اندلس" مصنفہ مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے سابق امام مسجد لنڈن۔ پڑھیئے۔ قیمت فی نسخہ ایک روپیہ۔

اسلامی خلافت (انگریزی)

مصنفہ مولانا عبدالرحیم صاحب درد۔ ایم۔ اے نہایت عمدہ آرٹ پیپر پر لنڈن کی چھپی ہوئی قیمت چھ آنے

احمدیہ البم۔ نہایت خوشنما آرٹ پیپر پر ولایت کا چھپا ہوا۔ قیمت ۸/

نوٹ:۔ تمام مقامی مطبوعات ہمارے ہاں سے مل سکتی ہیں

ملنے کا پتہ سلطان برادرز قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کیوجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہوجاتی ہیں۔ پس آج ہی "سرمہ ممیرا خاص" جو ہندوستان میں مشہور ہوچکا ہے۔ خریدلیں۔ قیمت فی تولہ ۱۲ چھ ماشہ ۶ تین ماشہ ۳

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

اکسیر اٹھراء

حضرت حکیم مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح اول شاہی طبیب مہاراجگان جموں وکشمیر کا نسخہ ہم نے اکسیر اٹھرا کے نام سے تیار کیا ہے۔ جن مستورات کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو۔ یا جو اسقاط کے مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کیلئے اکسیر اٹھرا لاثانی دوا ہے۔ ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس قدر اعلیٰ اجزاء سے تیار شدہ گولیاں اتنی ارزاں قیمت پر کہیں سے نہ ملینگی۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ مکمل خوراک گیارہ تولہ گیارہ روپے۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

وی پی ارسال کئے جاچکے ہیں۔ براہ کرم انہیں ضرور وصول فرمالیجئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن یکم دسمبر۔ ہوائی وزارت کا اعلان مظہر ہے کہ کل دن کے وقت انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی میں رائن لینڈ پر حملہ کیا۔ جہاں فولاد کے بہت سے کارخانے ہیں۔ اس حملے میں ہمارے بمباروں نے دشمن کے چھ ہوائی جہازوں کو مار گرایا۔

ماسکو یکم دسمبر۔ روس میں روسی فوجوں نے گدمیل کے شمال مغرب کی طرف آگے بڑھ کر کئی اور گاؤں اور شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہاں پر دشمن نے جوابی حملے کئے لیکن روسی سپاہیوں نے ان حملوں کو روک کر دشمن کو پیچھے ہٹا دیا۔ سیلو بین کے اہم جنکشن پر جو روسی دستے بڑھ رہے تھے۔ وہ اب اس شہر کے بہت قریب ہو گئے ہیں۔ ادھر کورسٹن کے شہر سے جرمن پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ جوز یٹومیر سے چند میل کے فاصلے پر ہے۔ چرکیسی کے شہر کے پاس بھی سخت لڑائی ہو رہی ہے اور اب دشمن کو اس شہر کے گھر جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ کرینچک کے جنوب میں بھی روسی برابر آگے بڑھ رہے ہیں۔

واشنگٹن یکم دسمبر۔ جنوبی بحرالکاہل میں جنرل میکارتھر کے ہلکے جہازوں نے نیوگنی کے شمال مغرب میں سیو کی چھاؤنی گولے برسائے نیوگنی میں اتحادی دستے سیٹل برگ کے شمال کی طرف بہت آگے بڑھ گئے ہیں۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے نیو برٹن اور گلاسٹر کے جاپانی ٹھکانوں پر حملے کئے۔

انقرہ یکم دسمبر۔ ایک اعلان میں بتایا گیا کہ انقرہ میں جو زلزلہ آیا ہے۔ اس میں چار ہزار نفوس ہلاک اور تین ہزار سے زیادہ زخمی ہوئے۔

دہلی یکم دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اکتوبر ۱۹۴۳ء میں وائسرائے کے جنگی فنڈ میں ۱۷ لاکھ روپیہ جمع ہوا۔ اس سے قبل ۹ کروڑ ۲۲ لاکھ سے زیادہ کی رقم جمع ہو چکی تھی۔

لنڈن یکم دسمبر۔ اٹلی میں برطانیہ کی آٹھویں فوج دشمن کی بچاؤ کی لائن توڑ کر اندر گھس گئی ہے۔ اور چار گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایڈریاٹک کے کنارے جن اتحادی فوجوں نے دو علیحدہ علیحدہ مورچے قائم کر رکھے ہیں۔ وہ ایک دوسری سے جاملی ہیں اور دشمن کے مورچے میں گہری دراڑ ڈال دی ہے۔ اتحادی فوجوں نے جس اونچی پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے۔ وہاں سے دریائے سانگرو صاف دکھائی دیتا ہے۔ کل جرمنوں نے اس مورچے پر کئی جوابی حملے کئے۔ جنہیں ہماری فوجوں نے روک لیا۔

واشنگٹن یکم دسمبر۔ جنرل میکارتھر نے آج جو اعلان کیا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ آسٹریلین فوج نیوگنی میں بوکا کی بڑی چھاؤنی پر جا پہنچی ہے دشمن نے آسٹریلیا کی فوجوں کا مقابلہ نہیں کیا۔ کچھ دستے بوکا سے آگے بڑھ رہے ہیں۔

لنڈن یکم دسمبر۔ فن لینڈ کے لوگوں کو جرمنوں نے خبردار کیا ہے کہ نوٹس ملنے پر انہیں اپنے علاقے خالی کر دینے چاہئیں۔

دہلی ۳۰ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ چند مہینوں میں بنگال کو تیس ملین گز معیاری کپڑا بھیجا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ انڈسٹریز اور سول سپلائز ڈیپارٹمنٹ نے بمبئی سے کلکتہ کو جہازوں کے ذریعہ کپڑے کی ۳۸ گانٹھیں بھیجنے کا انتظام بھی کیا ہے۔

دہلی ۳۰ نومبر۔ وائسرائے صوبہ سرحد اور پنجاب کے دورہ کے بعد واپس آ گئے ہیں۔

واشنگٹن یکم دسمبر۔ امریکہ کے وزیر کرنل ناکس نے پریس کانفرنس میں بیان کیا کہ اس جنگ میں جتنے تجارتی جہاز ڈوبے تھے۔ امریکہ نے ان سے زیادہ وزن کے جہاز بنا لئے ہیں۔ ۲۵ نومبر تک امریکہ۔ برطانیہ اور کینیڈا کے کارخانہ ہائے جہاز سازی نے اتنے تجارتی جہاز بنائے جتنے اس جنگ میں غرق ہوئے۔

انقرہ ۳۰ نومبر۔ کل رات سولن گراڈ کے سرحدی سٹیشن کے قریب ایک ریلوے پل کو اڑا دیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں ترکی اور بلغاریہ کے درمیان عارضی طور پر آمد و رفت بند ہو گئی ہے۔

ماسکو ۳۰ نومبر۔ ایک روسی فوج مضافات ژوبولن سے ۹ میل کے فاصلہ پر پہنچ گئی ہے۔ یہ جنوب سے دریائے ڈنیپر کو عبور کر کے آئی ہے۔

برلن ۳۰ نومبر۔ جرمن نیوز ایجنسی نے ہٹلر کی ایک تقریر کی رپورٹ نشر کرائی ہے۔ یہ تقریر ۳۰ نومبر کو ۲۰ ہزار جرمن سپاہیوں۔ ہوابازوں اور ملاحوں کی ایک کانفرنس میں ہوئی تھی ہٹلر نے کہا۔ کہ یہ جنگ بے حد ہیبت ناک اور عظیم ہے لیکن اس جنگ میں فتح صرف ایک ہی عقیدے کو حاصل ہو سکتی ہے۔ دوسرے عقیدے بہت بری طرح تباہ و برباد ہوں گے۔ جس قوم کو اس جنگ میں شکست ہوئی۔ وہ کبھی زندہ نہیں ہو سکے گی۔ اس جنگ سے صرف ایک ہی نتیجہ نکل سکتا ہے۔ یعنی فتح یا تباہی۔

لنڈن ۳۰ نومبر۔ جرمن نیوز ایجنسی کو معلوم ہوا ہے کہ جنرل ٹوجو وزیر اعظم جاپان نے جاپانی صنعت گروں اور کارخانوں کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ انہیں جنگ جاری رکھنے کیلئے زیادہ سے زیادہ اسلحہ بنانا پڑے گا۔ خاص طور پر طیاروں کی طرف زیادہ توجہ دینی پڑے گی۔ کیونکہ اتحادیوں کے پاس بہت سے طیارے ہیں۔ اور ان کے حملوں کو روکنے کے لئے طیاروں کی بڑی تعداد کی ضرورت ہے۔

مرشد آباد ۳۰ نومبر۔ ضلع مرشد آباد میں ہیضہ اور موسمی بخار کی وباؤں سے ہزارہا انسان مر رہے ہیں۔ مرنے والوں میں بچوں کا تناسب زیادہ ہے۔ ردی غذائیں بیماریاں پیدا کر رہی ہیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ صورت حالات پر قابو پانے میں ناکام رہا ہے۔ دیہات میں لوگوں کو طبی امداد میسر نہیں آتی۔ فصل کی کٹائی کے لئے مزدور دستیاب نہیں ہوتے۔

لنڈن ۳۰ نومبر۔ زیورچ سے بھیجی ہوئی جو خبریں سٹاک ہالم کے اخباروں میں شائع ہوئی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے کہ جرمنوں کے محکمہ اے۔ آر۔ پی نے مشہور جرمن بندرگاہ اور صنعتی مرکز بریمن میں بسنے والے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ جو شہری کسی اہم خدمت پر متعین نہ ہوں اور کسی اہم کام میں مصروف نہ ہوں وہ بریمن سے نکل جائیں۔

لنڈن ۳۰ نومبر۔ فرانس کے صنعتی علاقہ لائنز میں عام ہڑتالوں کا سلسلہ جاری ہو چکا ہے جس کی وجہ سے وہ تمام کام مفلوج ہو رہے ہیں۔ جو جرمنوں کے لئے کئے جا رہے تھے۔ تازہ ہڑتالوں میں پندرہ ہزار کاریگر شامل ہیں۔

لنڈن ۳۰ نومبر۔ چونگ کنگ سے اطلاع آئی ہے کہ وسطی چین میں چن ٹن کے محاذ پر چینی افواج نے جاپانیوں کو زبردست شکست دی۔ وسطی چین کے بہت زیادہ چاول پیدا کرنے والے علاقہ سے جاپانیوں کو نکالا جا رہا ہے۔

لاہور ۳۰ نومبر۔ سونا ۷۷ روپے ۴ آنے چاندی ۱۲۵ روپے ۴ آنے۔ پونڈ ۵۲ روپے ۴ آنے

امرتسر ۳۰ نومبر۔ سونا ۸۰ روپے۔ چاندی ۱۲۵ روپے ۴ آنے۔ پونڈ ۵۲ روپے ۴ آنے۔

لنڈن ۲ دسمبر۔ قاہرہ کی اطلاع مظہر ہے کہ مسٹر روزویلٹ، مارشل چیانگ اور مسٹر چرچل نے جن کے ساتھ ان کے فوجی اور ڈپلومیٹک مشیر بھی تھے شمالی افریقہ میں ایک کانفرنس میں حصہ لیا۔ یہ کانفرنس اب ختم ہو چکی ہے۔ اس میں اس کارروائی پر اتفاق ہو گیا۔ جو جاپان کے خلاف آئندہ کی جائیگی تینوں نے مل کر طے کیا کہ سمندری۔ میدانی اور ہوائی فوجیں جاپان پر زیادہ سے زیادہ دباؤ ڈالتی جائیں۔ یہ لڑائی جاپان کا ظلم روکنے اور اسکو سزا دینے کیلئے لڑی جا رہی ہے۔ نہ کہ خود کوئی فائدہ اٹھانے یا کسی نئے علاقہ پر قبضہ کرنے کیلئے۔ اس لڑائی کا مقصد یہ ہے کہ بحرالکاہل کے جو جزیرے ۱۹۱۴ء کے بعد سے اسوقت تک جاپان چھین چکا ہے۔ وہ اس سے واپس لئے جائیں۔ منچوریا اور دوسرے علاقے چین کو واپس دلائے جائیں۔ اور جاپان کو ان علاقوں سے نکال باہر کیا جائے۔ جن پر اس نے زبردستی قبضہ کر رکھا ہے۔ کوریا کے لوگوں کو بھی موقع [illegible]

لنڈن ۲ دسمبر۔ اخباری اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ امریکی کانفرنس کا مقصد بحرالکاہل کو فتح کرنے کا نقشہ تیار کرنا تھا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ مسٹر روزویلٹ [illegible]

[illegible] جاپان پر حملہ کر کے برما روڈ پر قبضہ کیا جائے۔ تاکہ چین کو ضروری سامان پہنچایا جا سکے۔

سیڈوٹین

ہسٹیریا کیلئے بہترین دوا ہے۔ تو سیڈوٹین ہے۔ سیڈوٹین تمام بڑھتی ہوئی تحریکات اور احساسات کو کم کر کے بدن میں سکون اور راحت پیدا کر کے مریض کو مکمل صحت دیدیتی ہے۔ اور بے ضرر ہونے کی وجہ سے دن بدن زیادہ مقبول ہو رہی ہے۔ قیمت مکمل کورس پانچ روپے آٹھ آنے

دواخانہ "طب جدید" قادیان

کوئین ٹیبلٹس ٹکیاں ملیریا سے بچنے کیلئے بہترین دوا ثابت ہو چکی ہے!

۱۰۰ ٹکیہ دو روپیہ۔ محصول ڈاک ۹ ر دو شیشی تک

دی کوئین سٹورز قادیان

منہ میں زہر۔ اگر آپ کے دانت خراب ہیں تو سمجھ لیجئے کہ آپ کھانے کے ساتھ زہر کھا رہے ہیں۔ عزیز کاربالک منجن دانتوں کے لئے بیحد مفید ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی ایک روپیہ۔

عزیز کاربالک منجن سٹورز ریلوے روڈ قادیان